جلد ۴۵/۱۰ | ۲۲ ظہور ۱۳۳۵ ہش | ۲۲ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

۲۱ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ باوجود کمزوری کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن مجید کی تفسیر کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۶ سپاروں تک مکمل فرما چکے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے چند روز تک یہ بابرکت کام مکمل ہو جائیگا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور اس کام کی بخیر و خوبی تکمیل کے لئے درد دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

ربوہ ۲۱ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ حرارت کا سلسلہ ابھی چل رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی سلسلہ کے بعض کاموں کے لئے آج جابہ سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ بعض اور مقامات پر بھی جائیں گے۔ اور غالباً ایک دو روز تک واپس جابہ پہنچ جائیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

احباب جماعت کے نام

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پچھلے دنوں الفضل میں حاجی نصیر الحق صاحب کی گواہیوں کے سلسلہ میں یہ شائع ہوا تھا کہ گویا ان کی گواہیاں چوہدری اسد اللہ خان صاحب کو تو مل گئی تھیں۔ لیکن انہوں نے میاں بشیر احمد صاحب کے پاس بھجوا دی تھیں۔ جنہوں نے ان کو یہ جواب دیا۔ کہ میں نے عبدالوہاب کو سمجھانے کے لئے میاں عبدالمنان کو بھجوایا ہے۔ ان بیانات سے یہ اثر پڑتا تھا کہ گویا میاں بشیر احمد صاحب انکار کرتے ہیں کہ مجھے چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی تحریر نہیں ملی میاں بشیر احمد صاحب کا خط نکال کر دیکھا گیا ہے۔ اس میں یہ درج نہیں کہ چوہدری اسد اللہ خان نے وہ گواہیاں مجھے نہیں بھجوائیں۔ بلکہ یہ درج ہے کہ میں نے چوہدری اسد اللہ خان کو ہرگز یہ نہیں کہا کہ میں نے مولوی عبدالمنان کو میاں عبدالوہاب کے سمجھانے کے لئے بھیجا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایسا کہہ ہی کس طرح سکتا تھا۔ جبکہ میں مولوی عبدالمنان کی اندرونی حالت جانتا تھا۔ چنانچہ ان کا اصل فقرہ درج ذیل ہے "اور حالات معلومہ کے ہوتے ہوئے میں یہ الفاظ کہہ بھی نہیں سکتا تھا" جو کچھ مجھے یاد ہے میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ مولوی عبدالوہاب کو بیہودہ بکواس کی عادت ہے مگر میں تو صرف ربوہ کا امیر ہوں اور شاید میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت یہ معاملہ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یا پھر اس کا تعلق آپ سے ہے جو لاہور کے امیر ہیں"۔

مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے ویسٹ پاکستان فرماتے ہیں کہ انہیں بھی یہ مسودہ میاں بشیر احمد صاحب نے پڑھنے کو دیا تھا۔ پس جہاں تک مسودہ پہنچنے کا سوال ہے۔ یہ بات گواہیوں سے ثابت ہے۔ ہاں یہ بات مابہ النزاع رہ جاتی ہے کہ میاں بشیر احمد صاحب نے چوہدری اسد اللہ خان صاحب سے کیا کہا تھا۔ جو کچھ بھی کہا ہو خدا تعالیٰ پردہ دری پر آ گیا تھا۔ اور میری بیماری کے بڑھنے کے ڈر سے جو بات مجھ سے چھپائی گئی تھی خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس کی عادت ہے ساری جماعت کے سامنے اسے کھول کر رکھ دیا۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۶ء

کوشش ناکام

"پیغام صلح" نے سیدھی طرح "دوٹوک فیصلہ کا آسان طریقہ" اختیار کرنے کی بجائے پھر اپنی اشاعت ۱۵ اگست ۱۹۵۶ء میں حوالوں کی کتر بیونت کا رسوائے عالم طریقہ اختیار کرکے اپنا بوجھ دوسروں پر ڈالنے کی کوشش ناکام کی ہے۔

ہم نے "دوٹوک فیصلہ کا آسان طریقہ" یہ پیش کیا تھا۔ کہ پیغام صلح اعلان کرے کہ "پیغامی" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ اس اعلان سے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ساتھ ان کا کیا تعلق ہے۔ مگر چونکہ اس سے ان کی محبت کا پردہ چاک ہوجاتا تھا۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ غیر مبائعین کبھی اس سیدھے سادے طریقہ کو اختیار نہیں کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے۔ اور پیغام صلح نے اس فیصلہ کن طریقہ کو چھوڑکر احراری اور آریائی طریقہ کو اختیار کرنا ہی پسند کیا ہے۔

یہ ایک واضح اور مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو خلافت المسیح کا دعویٰ تھا۔ اور آپ اس کو "انجمن" کا عطیہ نہیں بلکہ بڑی تحدی سے اللہ تعالیٰ کا عطیہ بیان فرماتے تھے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے۔ اب جو شخص آپ کے اس دعوے کو نہیں مانتا اور جو مانتا ہے۔ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ جو آپ کے اس دعوے کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ آپ پر یہ الزام عاید کرتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ آپ من اظلم ممن افترٰی علی اللہ الکذب کے مصداق تھے۔ اور اس طرح آپ کا ایک معمولی انسان ہونا تو کیا ایک بہت بڑا ظالم انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

سوال یہ ہے کہ کیا غیر مبائعین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو یہ مقام دیتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ آپ کو خلیفۃ المسیح نہیں مانتے۔ تو یقیناً حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر کی روشنی میں ان کو یہی مقام دیتے ہیں۔ اور اس طرح آج یا کبھی ان کا آپ سے محبت کا دعویٰ یا آپ کی صفات کا اعتراف کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت میں ایسا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ آپ دوسروں پر الزام لگائیں۔ کہ انہوں نے آپ کی توہین کی ہے۔ اگر نعوذ باللہ کوئی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے متعلق جبکہ وہ خلیفۃ المسیح نہیں تھے۔ اور تحدی سے اس مقام کا دعویٰ کرتے تھے کوئی بڑے سے الفاظ کہتا ہے۔ تو اس سے تو ان لوگوں کو خوشی ہونی چاہیئے۔ جو آپ کو خلیفہ المسیح نہیں مانتے۔ اور ان کے منہ سے یہ کسی طرح نہیں سجتا۔ کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الفاظ پیش کرکے جن میں آپ کی تعریف کی گئی ہے۔ دوسروں کو ملزم گردانیں۔ اور یہ ایسا صاف اور فیصلہ کن طریقہ ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ کہ اس کے بعد "پیغام صلح" کو حوالوں کی کتر بیونت کرکے ان میں اپنے من بھاتے معنی بھرنے کے لئے "تکلفات" کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔ مثلاً "پیغام صلح" نے اپنی اس اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی ایک تقریر کے حسب ذیل ٹکڑے سے اپنے من بھاتے معنی نکالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

"اب سوال ہوتا ہے۔ کہ خلافت کس کا حق ہے۔ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے۔ جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔ پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علی خاں ہیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب کا حق ہے۔ یا ام المومنین رضؓ کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جو خلافت کے حق دار ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا۔ وہ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں۔ اور انہوں نے کبھی اپنا دعویٰ میرے سامنے پیش نہیں کیا۔"

اب جو شخص بھی ذرا غور سے ان الفاظ کو پڑھے گا۔ وہ فوراً سمجھ جائے گا۔ کہ یہاں فن "سحر نبیت" میں کمال دکھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے یہ الفاظ کہ

"مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا ہے۔ وہ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں" قابل غور ہیں۔

ان الفاظ کو پڑھ کر ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ خلافت کے اس پہلو پر بحث کرنے والے ان لوگوں سے الگ ہیں۔ جن کی فرمانبرداری اور وفاداری کا یہاں ذکر ہے۔ اس لئے "پیغام صلح" میں ذرا بھی عقل ہوتی۔ تو اس حوالہ سے کبھی وہ سوفسطائی استدلال کھینچ تان کر کرنے کی جسارت نہ کرتا۔ جو اس نے کیا ہے۔

پھر لاہور والوں کے متعلق بدظنی نہ کرنے کے متعلق جو تقریر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں یہ امر "پیغام صلح" بھول گیا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے جو "چشم پوشی" کا طریق اختیار کیا تھا۔ اور یہ جو کچھ کہا گیا تھا۔ ایک "رقعہ" کے ضمن میں کہا تھا۔ اگر لاہور والوں کی کوئی بات نہ تھی۔ تو خاص طور پر انہیں کے متعلق "رقعہ" کیوں دیا گیا۔ اور وہ بھی عین احمدیہ بلڈنگ میں جو پیغامیوں کا گڑھ تھا۔ پھر اگر اس کے ساتھ خاص طور پر لاہور والوں کی دوبارہ بیعت لینے کا واقعہ بھی شامل کیا جائے۔ تو بات آئینہ ہو جاتی ہے۔

معمولی عقل بھی سمجھ سکتی ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی بطور خلیفہ ہونے کے بڑی ذمہ داری تھی۔ اور وہ جماعت میں ہر قیمت پر اتحاد رکھنا چاہتے تھے۔ اس وقت یقیناً دو خیال کے احمدی تھے۔ ایک خیال خلافت کے حق میں تھا۔ اور ایک اس کے برخلاف تھا۔ جو لوگ برخلاف تھے۔ وہ خلافت کو توڑنے کے لئے ہر قسم کے دلائل استعمال کرتے تھے۔ اور یہ بھی کہتے تھے کہ چلو خلافت ہے تو پھر خلافت کے حق داروں کو دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو کہنا پڑا۔ کہ عجیب لوگ ہیں۔ کہ حق دار تو میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں۔ مگر یہ نادین خلافت کوئی ہتھیار بغیر استعمال کئے نہیں رہنے دیتے۔

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا جذبہ اتحاد ہی تھا۔ کہ آپ نے "رقعہ" پر وہ باتیں فرمائیں۔ اور یہ طریق عین سنت رسول اللہ ؐ کے مطابق تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی منافقین مدینہ کو لمبی ڈھیل دیئے رکھی۔ اگرچہ آپ نے وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی کیا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے خاص طور پر لاہور والوں سے دوبارہ بیعت اسی لئے لی۔ کہ بہرحال جماعت میں تفرقہ نہ پیدا ہو۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے خلافت کے حامیوں کو بھی ذرا ڈانٹا۔ کیونکہ اکثر متضاد عقائد کی صورت میں انسان اتحاد کے لوازم کو بھول جاتا ہے۔ اور خلیفہ وقت کی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ خیال میں نہیں رکھتا۔ کتنی صاف بات ہے؟ مگر پیغام صلح کیا سمجھے۔

پھر خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا جو خط منسوب کرکے اس میں سے چند الفاظ "پیغام صلح" نے نقل کئے ہیں۔ وہ بھی ہمارے اسی قیاس کی تائید کرتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلافت کے حامیوں کے جوش کو بھی اپنی ذمہ داری اتحاد و صلح پر اثر انداز سمجھتے تھے۔ اور یہ آپ کا حق تھا۔ بلکہ عدل و انصاف کا اعلیٰ جذبہ تھا۔ کہ خلافت کے حامیوں کو بھی اپنی دانست میں حدود سے باہر نہ جانے دیتے۔ حمایت میں جوش دکھانے والے منافق نہیں ہوتے۔ البتہ بیعت کرکے خلافت کے خلاف سازش کرنے والے منافق ہوتے ہیں۔

چونکہ "پیغام صلح" کا طریقہ ہی غلط فہمیاں پیدا کرکے آنکھوں میں خاک جھونکنا ہے۔ اس لئے اس نے خواجہ کمال الدین صاحب والے خط میں سے بھی ایک جملہ الگ کرکے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے۔ جس طرح کہ غالب نے کہا ہے۔ ؎

لاتقربوا الصلوٰۃ زنہیم بخاطر است ٭ وز امر یاد مانده کلوا و اشربوا مرا

اگر "پیغام صلح" پورا خط شائع کرتا۔ تو پردہ چاک ہو جاتا تھا۔ اور صاف کھل جاتا۔ کہ "لاہور والے" کیا کیا کمالات خلافت کے متعلق دکھاتے رہے ہیں۔ اور ان سے دوبارہ بیعت لینے کی کیا وجوہات تھیں۔ کیا "پیغام صلح" پورا خط شائع کرنے کی جرأت کریگا۔

اس کے بعد ہم پھر اپنا سیدھا سادھا فارمولا جس سے "پیغامیوں" کی خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتہاء محبت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ دہراتے ہیں۔ کہ وہ اعلان کریں۔ کہ آیا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنے دعویٰ خلافت المسیح میں سچے تھے یا نہیں؟ ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ کبھی اس سوال کا جواب نہیں دیں گے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کا خواہ ہاں میں جواب دیں یا نہیں میں ان کی "مسجد ضرار" کا دونوں طرح انہدام لازمی ہے۔

باقی رہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے "نہایت پیارے محمود" ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گالیاں تو اس کا جواب ہماری طرف سے بقول مومن صرف یہی ہے۔ کہ ؎

گلتی ہیں گالیاں بھی ترے منہ سے کیا بھلی ٭ قربان تیرے پھر ذرا کہہ لے اسی طرح

جب کوئی جواب بن آ نہ سکے۔ تو گالیوں کے سوا اور کہاں پناہ مل سکتی ہے؟

(باقی صفحہ ۵ پر)

فتنہ منافقین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

آج سے چالیس سال قبل کی ایک پیشگوئی

از مولوی محمد ابراہیم صاحب ... مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

164

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ وہ اپنے سلسلوں اور جماعتوں کو ابتلاؤں اور فتنوں کے امتحانات میں سے گذارتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تا اس کی زبردست قدرت کا ہاتھ ظاہر ہو اور مومنین اپنی رفتار ترقی میں تیز ہو جائیں اور ان کی ثابت قدمی کمزوروں کے لئے نمونہ اور منکرین پر اتمام حجت ہو جائے اور منافقین کا اندرونی گند منظر عام پر آ جائے۔

ایسے پر آشوب زمانہ اور نازک وقت میں جب کہ کمزور ایمان والے متزلزل ہو جاتے ہیں۔ مخلصین کا ایمان زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ جنگ احزاب اور دوسرے خطرناک مواقع پر ہوا۔ جبکہ گھبراہٹ اور خوف کے مارے خام ایمان والوں کا دماغ چکرا رہا تھا۔ اور کلیجہ پھٹا جا رہا تھا۔ مگر مضبوط اور راسخ ایمان والے خوشی سے کہہ رہے تھے کہ گھبرانے کی کیا ضرورت ہے هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ یہ ابتلاء تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور رسول کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات پوری ہوتی دیکھ کر ان کے ایمان اور بھی بڑھ گئے۔

منافقین کا موجودہ فتنہ بھی اللہ تعالیٰ کی اسی سنت کے ماتحت اٹھا ہے۔ اور ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں۔ کہ جس طرح ۱۹۱۴ء میں دشمنان خلافت ناکام ہوئے تھے۔ اب کہ پھر انہیں ناکام ہونا پڑے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا الہام لَیُمَزِّقَنَّهُمْ پھر پورا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین نے آج سے چالیس سال قبل جماعت کو اس فتنہ سے آگاہ اور ہوشیار کیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں ۲۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ پر حضور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تو بیان فرمائی ہے لیکن آج تک کسی نے اسے قرآن شریف سے سیکھ کر بیان نہیں کیا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے۔ اور اس بات کا موقع دیا ہے کہ آپ لوگوں کو سناؤں۔ پس جو شخص اسے سنے گا۔ اور پھر اس پر عمل کرے گا۔ وہ کامیاب اور بامراد ہو جائے گا۔ اور جو نہیں سنے گا اور سن کر عمل نہیں کرے گا۔ وہ یاد رکھے کہ ایسے ایسے فتنے آنے والے ہیں کہ جن کے سامنے یہ فتنہ جو اس وقت برپا ہوا ہے۔ کچھ مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ کیا یہ فتنہ تم کو یاد نہیں ہے۔ اور تم نے نہیں دیکھا کہ اس کے بانیوں نے کس قدر زور سے کام کیا۔ مگر انہیں کیا حاصل ہوا کچھ بھی نہیں۔ آج یہ نظارہ دیکھ لو اور اُدھر جا کر بھی دیکھو تو باوجود اس کے کہ بیعت کے وقت وہ زیادہ تھے اور ہم تھوڑے لیکن خدا تعالیٰ نے ظاہر کر دیا ہے کہ ان کی کچھ بھی پیش نہیں گئی۔ پس یہ وہ فتنہ نہیں ہے جو جماعتوں کی تباہی اور ہلاکت کا موجب ہوا کرتا ہے۔ وہ فتنہ تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ سمندر کی لہروں کی طرح آتا اور خس و خاشاک کی طرح قوموں کو بہا کرلے جاتا ہے۔

پس اس فتنہ سے خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے بغیر کوئی بچ نہیں سکتا۔ ہم سے پہلے بہت سی جماعتوں نے اس کے تلخ تجربے کئے ہیں۔ پس مبارک وہ جو ان کے تجربوں سے فائدہ اٹھائے۔ اور افسوس ہے اس پر جس نے پہلوں کے تجربہ سے فائدہ نہ اٹھایا اور چاہا کہ خود تجربہ کرے۔ دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور اس کو ہر ایک زہر جانتا ہے۔ کیوں۔ اسلئے کہ بہت سے لوگوں نے جب اسکو کھایا تو مر گئے۔ اس کے متعلق اب کوئی یہ نہیں کہتا۔ کہ میں اسے اس وقت تک زہر نہیں کہونگا۔ جب تک کہ خود تجربہ کرکے نہ دیکھ لوں۔ لیکن افسوس ہوگا۔ اس شخص پر جو خود تجربتہً سنکھیا کھائے۔ کیونکہ اس کا انجام سوائے اس کے کچھ نہیں ہوگا کہ مرے۔ تم لوگ بھی اسبات کا تجربہ کرنے کا خیال دل میں نہ لاؤ۔ جس کا تجربہ تم سے پہلے لوگ کر چکے ہیں کیونکہ ان تجربات کا نتیجہ ایسا خطرناک تھا۔ کہ اگر جوان نے تو بوڑھا ہو جائے۔ اور اگر سیدھی کمر والا سنے تو اس کی کمر ٹیڑھی ہو جائے۔ اور اگر کالے بالوں والا سنے تو اس کے بال سفید ہو جائیں۔ وہ بہت تلخ اور کڑوے تجربے تھے۔ وہ دل ہلا دینے والے واقعات تھے وہ نہایت پاک روحوں کے شریروں اور بد باطنوں کے ہاتھ سے قتل کے نظارے تھے۔ وہ ایسے درد انگیز حالات تھے۔ کہ جن کو سنکر مومن کا دل کانپ جاتا ہے اور وہ ایسے روح فرسا منظر تھے کہ جن کو آنکھوں کے سامنے لانے سے کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ انہی کی سزا میں مسلمانوں میں اس قدر فتنہ اور فساد پڑا کہ جس نے انہیں تباہ کر دیا حضرت عثمان رضؓ کو جو آدمی قتل کرنے آئے تھے۔ ان کو آپ نے فرمایا کہ اگر تم میرے قتل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھنا کہ مسلمان جو اس وقت اس طرح پیوستہ ہیں جیسے کنگھیوں کے دندانے ہوتے ہیں۔ بالکل جدا ہو جائیں گے۔ اور ایسے جدا ہوں گے کہ قیامت تک انہیں کوئی اکٹھا نہ کر سکے گا

. . . . پس تم لوگ یاد رکھو کہ آنیوالا فتنہ بہت خطرناک ہے اس سے بچنے کے لئے بہت بہت تیاری کرو۔ پہلوں سے یہ غلطیاں ہوئیں کہ انہوں نے ایسے لوگوں کے متعلق حسن ظنی سے کام لیا۔ جو بدظنیاں پھیلانے والے تھے حالانکہ اسلام اس کی حمایت کرتا ہے۔ جس کی نسبت بدظنی پھیلائی جائے۔ اور اس کو جھوٹا قرار دیتا ہے جو بدظنی پھیلاتا ہے۔ اور جب تک کہ باقاعدہ تحقیقات پر کسی شخص پر کوئی الزام ثابت نہ ہو اس کا پھیلانے والا اور لوگوں کو سنانے والا اسلام کے نزدیک نہایت خبیث اور مفتنی ہے۔

پس تم تیار ہو جاؤ تاکہ تم اس قسم کی کسی غلطی کا شکار نہ ہو جاؤ۔

(از انوار خلافت صفحہ ۱۰۸-۱۰۹)"

فتنہ منافقین کے متعلق ایک اور شہادت

عزیزہ بیگم صاحبہ بنت محبوب علی صاحب مرحوم کا حلفیہ بیان

ذیل میں عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سیرالیون جو محبوب علی صاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ کی دختر ہیں کا حلفیہ بیان شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے پانچ چھ سال قبل کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ جس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ منافقین کا موجودہ فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہیں ہے۔ بلکہ سابقہ منافقین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ لوگ ایک عرصہ سے جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور جماعت کو خلافت حقہ کی برکات سے محروم کرنے کے لئے اندر ہی اندر سازشیں کر رہے تھے۔ بلاشبہ اس سازش کے بروقت انکشاف سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک بار پھر ایک خطرناک فتنہ سے محفوظ کر کے اپنی تائید و نصرت کا ایک اور زندہ ثبوت بہم پہنچایا ہے اور اپنی ایک اور فعلی شہادت سے ثابت کر دکھایا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور خود ہی اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے منافق طبع لوگوں کی بڑی سے بڑی سازش بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت حقہ کو نہ پہلے کبھی کوئی نقصان پہنچا سکی ہے اور نہ آئندہ پہنچا سکیگی۔ اور ایسے لوگ ہمیشہ ہی خائب و خاسر رہیں گے۔

حلفیہ بیان عزیزہ بیگم صاحبہ

سنہ ۱۹۵۰ء یا ۱۹۵۱ء کا واقعہ ہے کہ میرا خالہ زاد بھائی منور شاہ ولد فضل شاہ ساکن سابق نواں پنڈ احمد آباد مضافات قادیان کا ہے اور اس وقت گوٹھ ملاں جیجی لال ۲۸۵ تحصیل میرپور خاص ضلع تھرپارکر سندھ میں رہائش رکھتا ہے) انہی دنوں میں یعنی ۱۹۵۰-۵۱ء میں جبکہ مرزا شریف احمد صاحب کی دوکان بندوقوں والی میں ملازم تھا۔ ربوہ میں میرے پاس ملنے کو آیا۔ اتفاقاً ایک دن باتوں باتوں میں یہ ذکر کیا کہ ایک گروہ نوجوانوں کا ایسا ہے جو کہتا ہے کہ موجودہ خلیفہ کے بعد اگر خلافت پر مرزا ناصر احمد صاحب کو جماعت نے بٹھایا تو ہماری پارٹی میں سے کوئی بھی اسے نہیں مانے گا۔ ہم تو میاں عبد المنان صاحب عمر کو خلیفہ مانیں گے۔ میں نے اسے برا منایا اور جھڑک کر کہا کہ وہ خبیث کون کون ہیں۔ اس پر غصے میں آکر کہنے لگا کہ دیکھنا اسوقت تم لوگوں کا ایمان بھی قائم نہیں رہیگا۔ یہ کہکر اسی وقت وہ میرے گھر سے باہر چلا گیا۔ میں اس کی وجہ سے دل میں کڑھتی رہی۔ مگر سمجھ نہیں آتی تھی کہ اس کا ذکر حضور سے کیونکر کروں۔ اب حضور کا ارشاد پڑھ کر میں نے یہ بیان مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کو لکھوا دیا۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ کہتی ہوں کہ یہ بیان صحیح ہے۔ الفاظ میں کمی بیشی ہو تو الگ امر ہے مگر مفہوم یہی تھا۔ ۵۶/۸/۱

العبد۔ عزیزہ بیگم دختر محبوب علی صاحب مرحوم مالیر کوٹلوی

مذکورہ بالا بیان خاکسار کو محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ نے لکھوایا۔ اور خاکسار نے قلمبند کیا (عبد اللطیف بہاولپوری عفی عنہ بمقام ... مدرسہ احمدیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مخلصین جماعت کے خطوط

جناب مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر منٹگمری سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الفضل سے اللہ رکھا اینڈ کو کی شرارتوں کا علم ہوا۔ میں نے تو آج تک اللہ رکھا کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ لیکن اللہ رکھا ہو یا کوئی بڑی سے بڑی ہستی ہو۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے ایمان کو کوئی انسانی ہستی متزلزل نہیں کر سکتی۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھی خدا تعالےٰ کے لئے قبول کیا تھا۔ اور حضور کو بھی خدا تعالےٰ کے لئے قبول کیا ہے۔ بلکہ حضور کو تو خدا تعالےٰ سے پوچھ کر قبول کیا تھا۔ میں بچپن سے حضور کا ساتھی تھا۔ اور مجھے حضور سے بہت محبت تھی میں ڈرا کہ یہ محبت ...... کسی غلط قدم اٹھانے پر مجبور نہ کرے۔ اسلئے میں نے خدا تعالےٰ سے دعائیں کیں اور خدا تعالےٰ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضور کے متعلق مجھے خوشخبری دی اور میں نے فوراً حضور کی بیعت کر لی۔ صرف تین روز کی جدائی رہی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے الہاموں میں حضور کو یوسف اور سلیمان کا نام دیا گیا ہے۔ ضروری تھا۔ کہ بدخواہوں کی طرف سے ایسے اندھیرے کھڑے کئے جاتے جیسے ان ہر دو بزرگ نبیوں کے سامنے لائے گئے تھے۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالےٰ نے دعا سکھلائی۔

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

اور پھر اس دعا کی قبولیت کا وعدہ بھی فرمایا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ہر اندھیرے کے دور میں ہمارا چاند زیادہ آب و تاب سے چمکتا ہوا نظر آیا۔ اور دشمن اندرونی ہوں یا بیرونی خائب و خاسر ہوئے۔ اور یہی ثابت ہوا

"ماکفر سلیمانُ ولکن الشیطین کفروا"

یعنی سلیمان نے کوئی غلطی نہیں کی۔ کوئی برا منصوبہ نہیں بنایا شیاطین ہی غلطی پہ تھے۔ اور برے منصوبے بناتے تھے۔ اور لوگوں سے دل لبھانے والی باتیں کر کے اُن کو سلیمان سے دور اور اس کی اطاعت سے نکالنا چاہتے تھے۔ مگر ان کے سارے منصوبے ناکام ہو گئے۔

یہ بدبخت بدخواہ اور حاسد یہ نہیں دیکھتے کہ جیسے خدا تعالےٰ نے اپنے حق میں یہ فرما کر کہ الحمد للہ رب العالمین تمام شیطانی وسوسوں کی جو خدا کے خلاف کسی گندے دل میں آ سکیں۔ جڑ کاٹ دی ہے اسی طرح حضور کے حق میں یہ فرما کر کہ اسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ تمام ان شیطانی وساوس کا قلع قمع کر دیا ہے جو حضور کے خلاف پیدا ہوں بشرطیکہ دل میں کچھ زندگی ہو۔ خدا تعالےٰ کے عطر کی خوشبو تو دنیا جہاں کی خوشبوؤں سے کروڑوں گنا زیادہ ہے۔ مگر جن دلوں میں گند ہو۔ وہاں یہ کیسے پہنچے۔ گند ہی نہیں بلکہ ان دلوں پر فنائل پڑی ہوئی ہے۔ اور جب فنائل کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ تو گند ظاہر ہو جاتا ہے۔

سیدی۔ ان لوگوں کو خدا سمجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں تو سعادت کا مادہ تھا۔ اُن کو اپنی اپنی غلطی اور حضرت یوسفؑ کے مرتبہ کا احساس ہوا۔ تو وہ فوراً ان کنا لخٰطئین کہہ کر سجدہ میں گر گئے مگر ان کے دل ایسے سیاہ ہو گئے ہیں۔ کہ نشان پر نشان دیکھ کر بھی خدا تعالےٰ کے حضور نہیں جھکتے

حضور ان کو نہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی خلافت سے غرض ہے۔ اور نہ چوہدری محمد ظفر اللہ کی خلافت سے اور نہ ہی حضرت میاں ناصر احمد صاحب کی خلافت سے۔ یہ تو ان حضرات کا اس رنگ میں نام لے کر سلسلہ کے اتحاد اور تنظیم کو اور حضور کے کام کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو عداوت محمود کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ لیکن ایک نئے رنگ میں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ انی اللہ معک و مع اھلک ھٰذا کا مقدس وعدہ اپنے نشان دکھاتا رہیگا۔ وہ نہ حضرت مسیح موعودؑ کے اہل کو کچھ نقصان پہنچا سکیں گے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو۔ ان دونوں کی حفاظت پر خدا کھڑا ہے۔

اور حضرت میاں ناصر احمد صاحب کے متعلق تو ان کی بداسی کڑھی میں اُبال آیا ہے۔ پہلے جب حضور نے اپنی تحریروں پر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھوالناصر لکھنا شروع کیا۔ تو انہوں نے شعلہ ڈالدیا کہ میاں ناصر احمد کی خلافت کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے۔ خلیفہ تو جب وقت آئے گا۔ خدا تعالےٰ

(خدا تعالےٰ اس وقت کو لمبے سے لمبا کرے اور حضور کو ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین) جس کو چاہے گا بنا دے گا۔ کوئی اس کے ہاتھ کو نہیں روک سکتا مگر حضور نے تو اس اعتراض کا بھی شافی جواب دے دیا ہے۔ اول جب پیغامیوں نے گدی کا سوال اٹھایا۔ تو حضور نے جواب دیا کہ پہلے خلیفہ کا تو حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے کوئی رشتہ کا تعلق نہ تھا اور اب میرے بعد نہ معلوم یہ منصب کس خاندان میں منتقل ہو۔

دوسرے جب کہ غالباً ۱۹۲۰ میں حضور شدید بیمار ہوئے۔ اور حضور نے حقیقۃ الامر کے نام سے وصیت شائع کر دی۔ تو اس میں خلافت کے انتخاب کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی تھی۔ باقی رہا ان بدبختوں کا عمر کا اعتراض کرنا۔ اور بڑھاپے کی وجہ سے دماغ کے ناقابل کام ہونے کا اعتراض۔ تو یہ بھی صرف بیہودہ بکواس ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو تو خلافت ملی ہی اس عمر کے بعد تھی۔

مگر یہاں تو عمر بھی اعجازی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا میں جو چیزیں مانگی گئی ہیں۔ وہ سب خارق عادت انعامات ہیں۔ اور ایسی صورت میں خدا تعالےٰ خود ان کا بھی محافظ ہے

سیدی میرا یقین ہے کہ حضور کو اللہ تعالےٰ اپنی خاص شفا سے نوازے گا اور حضور کو کامل صحت دے گا۔ اور جوانی کی ترنگیں حضور پر لوٹائی جائیں گی۔ قریباً تین ماہ نہ ہوئے میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں ایک جگہ جمعہ کا خطبہ دے رہا ہوں کہ کچھ عیسائیوں نے اعتراض کئے ہیں۔ میں ان کا جواب دینے لگا ہوں کہ حضرت استاذی المکرم مولوی سرور شاہ صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اعتراضوں کا جواب جمعہ کے بعد دینا۔ پھر نظارہ بدلا ہے کہ ایک ایسی جگہ میں جس کے چاروں طرف تالاب کی طرح بلند بند ہیں۔ سامعین جمع ہیں۔ اور میں نے اس مضمون پر لیکچر دیا ہے کہ قرآن کریم کا اول اور آخر ایک ہی ہے جو مضمون سورۃ فاتحہ میں بیان ہوا ہے وہی سورۃ الناس میں ہے۔ جب لیکچر ختم ہوا تو لوگ میری طرف بھاگتے ہوئے آئے۔ ملک مستقیم صاحب کہہ رہے ہیں کہ آج عیسائیت کی خوب تردید کی ہے اس مجمع میں حضور بھی بند پر تشریف لائے ہیں۔ .... اور میں نے دیکھا ہے کہ حضور کا چہرہ چمک رہا ہے اور حضور کی ڈاڑھی اتنی سیاہ اور ویسی ہی ہے۔ جیسے ابتدائے خلافت میں تھی اور میں نے دو دفعہ حضور کی آواز سنی ہے حضور فرماتے ہیں۔ آج جیت گئے آج جیت گئے والسلام۔ حضور کا ناچیز خادم

مرزا احمد بیگ پنشنر انکم ٹیکس آفیسر ۳/۸/۵۶

جناب ثناء اللہ صاحب رب انسپکٹر پولیس لاہور تحریر کرتے ہیں:۔

پیارے آقا اللہ تعالےٰ حضور کے بابرکت سایہ کو سلامت رکھے۔ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے ایک معمولی واقعہ یاد ہے۔ ان سردیوں میں حضور لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ عین جمعہ کے وقت علم ہوا کہ حضور تشریف لائے ہیں۔ میں جودھامل بلڈنگ کی طرف سائیکل پر بھاگا۔ جب وہاں پہنچا تو میاں عبد الوہاب صاحب ملاقی ہوئے میں نے ان سے حضور کے متعلق دریافت کیا۔ کیونکہ وہاں کوئی شخص موجود نہ تھا۔ تو آپ نے نہایت روکھا پن سے جواب دیا اور موٹر پر سوار ہو کر موچی دروازہ کو چل دئے۔ میں اس خیال سے کہ شاید احمدیہ مسجد جا رہے ہیں۔ ان کے پیچھے ہو لیا۔ لیکن وہ گھاٹی پر چڑھ کر انارکلی کی طرف چلے گئے۔ راستہ میں میں نے ان سے مزید باتیں کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میں محسوس کرتا تھا کہ وہ مجھے حقارت سے دیکھتے ہیں۔ مجھے یہ موجودہ بات کا وہم و گمان نہ تھا۔ تاہم میں اکثر سوچتا رہتا تھا۔ لیکن اب حقیقت کا انکشاف ہوا ہے۔ میں اور میرے بچے حضور سے از سر نو سچے دل سے عہد کرتے ہیں کہ حضور خلیفہ منجانب خدا ہیں۔ اور آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ حضور کی عمر کے لئے دعا کرتے ہیں۔ میرے سب گھر والوں کی عمریں اللہ تعالےٰ آپ کو عطا کرے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں حضور کا سچا فدائی ہوں۔ اور احمدی ہوں اور مجھے یہ بھی فخر ہے کہ میں نے سخت آزمائش میں بھی حضور پر نور کو خلیفہ برحق مانا۔ اللہ تعالےٰ سے حضور دعا فرما دیں کہ میں حضور کے قدموں میں بقیہ زندگی بسر کروں اور جب مروں تو حضور کی خوشنودی ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار ثناء اللہ سب انسپکٹر پولیس لاہور

فتنہ منافقین کے متعلق چند خوابیں

—— (۱) ——

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سید عبدالحی صاحب واقف زندگی جامعۃ المبشرین تحریر کرتے ہیں:۔

سیدی! ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

حضور! ۹ر اگست کی رات کو صبح کی اذان سے پہلے میں نے مندرجہ ذیل خواب دیکھی۔ میں نے دیکھا ایک چار پانچ ہزار کا مجمع ہے۔ جو تقریباً مربع شکل میں ایک جگہ جمع ہے۔ لمبائی کی ایک طرف وسط میں عبدالوہاب صاحب عمر کھڑے ہیں۔ اور حضور ایک کونے پر ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عبدالوہاب عمر صاحب نے حضور سے کہا۔ کہ اس مجمع کو آپ اپنی طرف نہیں پھیر سکتے۔ اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ تو کر کے دکھائیں۔ ان کے الفاظ میں اس قدر یقین تھا۔ گویا ان کے نزدیک حضور ایسا نہیں کر سکیں گے۔

اس پر حضور نے جواب میں فرمایا۔ کہ میں ایسا کر کے دکھاؤں گا۔ اور حضور کی توجہ سے سارے لوگ حضور کی طرف متوجہ ہوئے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ اکثر لوگوں کا بھی یہ خیال تھا۔ کہ حضور سب کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد حضور نے بلند ہو کر ایک تقریر کا آغاز کرنے سے پہلے بہت سے اشعار پڑھے۔ میرا احساس تھا کہ یہ "درثمین" کی آمین کے اشعار ہیں۔ مگر ساتھ ہی مجھے محسوس ہوا۔ کہ حضور دراصل غالب کی ایک غزل پڑھ رہے ہیں۔ اور ایک شعر میرے ذہن پر جاگنے کے بعد بھی غالب رہا۔ حضور یہ اشعار نہایت سوز سے پڑھ رہے تھے۔

قید میں یعقوب نے گو لی نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں

مجھے ساتھ یہ بھی محسوس ہوا۔ کہ حضور یا کوئی اور صاحب آیت تاللّٰہ تفتؤا تذکر یوسف پڑھ رہے ہیں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ حضور اپنے آپ کو یوسف قرار دے رہے ہیں۔ مجھے یوسف کا سارا ہی واقعہ یاد آیا۔ اور آیت لاتثریب علیکم الیوم ـــ کا نظارہ بھی سامنے آیا۔

یہ خواب میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر لکھ رہا ہوں۔ گفتگو کے اصل الفاظ مجھے من وعن یاد نہیں۔ بہرحال مفہوم یہی ہے۔

حضور میرے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی اور اپنے پیاروں کی محبت پیدا فرمائے۔ اور مجھے عمل کی توفیق بھی دے اور علم میں بھی ترقی عطا فرمائے۔ والسلام
سید عبدالحی واقف زندگی جامعۃ المبشرین ربوہ

—— (۲) ——

بشیر احمد صاحب شاکر راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں:۔

حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مورخہ ۵ اور ۶ اگست کی درمیانی شب کو جبکہ میں گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ ۳ بجے کے قریب میری آنکھ لگ گئی۔ اور میں نے ایک خواب دیکھی۔ جو تحریر کر رہا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ پاکستان کا کوئی بڑا شہر ہے۔ میں چند ایک خدام کے ساتھ سڑک کے درمیان کھڑا ہوں۔ صبح کا وقت ہے۔ لوگ خوش وخرم پھر رہے ہیں۔ لیکن کوئی زیادہ بھیڑ یا شوروغل نہیں۔ جس سڑک پر میں کھڑا ہوں۔ سیمنٹ کی نہایت صاف اور کشادہ سڑک ہے۔ اس کے دونوں طرف فٹ پاتھ ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہمارے ملک میں کوئی بادشاہ یا بڑا آدمی خیرسگالی کے دورے پر آ رہا ہے۔ اور اس کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جہاں تک نگاہ جاتی ہے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دروازے بنے ہوئے ہیں۔ اور سڑک کے اردگرد فلک بوس عمارتیں ہیں۔ جن پر رنگ برنگی جھنڈیاں لگی ہوئی ہیں۔ اتنے میں ایک خادم میرے پاس آتا ہے۔ اور سٹینسل Stencil کیا ہوا ایک خط جو قائد صاحب کی طرف سے ہے لا کر دیتا ہے۔ اور پھر آگے چلا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطوط تقسیم کرتا پھر رہا ہے۔ اس خط کے پڑھنے کے بعد مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کسی ملک سے تشریف لا رہے ہیں۔ اور آپ کی آمد پر یہ تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس خط میں کچھ ہدایات ہیں۔ کہ جب حضور کی سواری آئے۔ تو زعیم حلقہ (یعنی میں) اس بات کا خیال رکھوں۔ کہ بائیں جانب فٹ پاتھ پر جب عورتیں آئیں گی۔ تو ان میں دو لڑکیاں (یا عورتیں) جو اللہ رکھا کی ہیں۔ آئیں گی اور وہ عورتوں کے ہجوم میں داخل ہو کر کچھ شرارت کریں گی۔ اس لئے زعیم کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے علاقے میں جہاں تک اس کی ڈیوٹی ہے کڑی نگرانی کرے۔ اور ان کو شرارت کا موقع نہ دے۔ جب میں یہ خط پڑھ رہا تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضور کی سواری کا وقت قریب ہے۔ اور مرد و عورتیں علیحدہ علیحدہ فٹ پاتھوں پر جوق در جوق جمع ہو رہے ہیں۔ بائیں طرف عورتیں ہیں اور دائیں طرف مرد ہیں۔ میں وہ خط پڑھنے کے بعد ہنستا ہوں۔ اور اپنے نائب سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ قائد صاحب بھی کتنے بھولے آدمی ہیں۔ بھلا ہمیں اس کا کیسے علم ہو سکے گا۔ کہ اللہ رکھا کی فلاں عورتیں یا لڑکیاں ہیں۔ کیا ہم ہر عورت سے اس کا پتہ معلوم کریں گے۔ اور میں دل میں سوچنے لگتا ہوں۔ کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔ کیسے معلوم ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس مشکل کو آسان فرمائے۔ اور پھر میں حضور کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگتا ہوں۔ دوسرے خدام مجھے خاموش اور پریشان دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کرتے ہیں۔ میں انہیں مسکراتے ہوئے کہ وہ بھی میری طرح پریشان نہ ہو جائیں۔ وہ ہدایات پڑھ کر سنانے لگتا ہوں۔ اتنے میں وہی خادم جو پہلے خط دے گیا ہے آتا ہے۔ اور میرے شانے کو پکڑ کر انگلی سے اشارہ کرتا ہے۔ کہ وہ دیکھو۔ وہ دو منافق عورتیں آ رہی ہیں۔ یہی اللہ رکھا کی عورتیں ہیں۔ خیال رکھنا۔ وہ یہ کہہ کر چلا جاتا ہے۔ اتنے میں مسافروں کے گاڑی میں داخل ہونے سے میری آنکھ کھل گئی۔

صبح ہونے پر گاڑی میں جبکہ میں صرف اکیلا تھا۔ دو مسافر بمعہ بچوں کے داخل ہوئے۔ وہ آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ چونکہ وہ میرے پاس ہی بیٹھے تھے۔ دوران گفتگو انہوں نے دو بار "اللہ رکھا" کا نام لیا۔ میں چوکنا ہو گیا۔ مزید انکشاف کے بعد معلوم ہوا۔ کہ میرے پاس ایک احمدی دوست اور دوسرے امیر جماعت کیمبلپور ڈاکٹر صاحب ہیں۔ میں نے ان سے بھی اس خواب کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اس خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید منافقین کے گروہ میں عورتیں بھی شامل ہوں۔ یہ خواب میں ان کے مشورے کے مطابق حضور کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔

حضور میرے اور میرے اہل وعیال کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی فرمانبرداری میں رکھے۔ آمین۔ والسلام
حضور کا خادم بشیر احمد شاکر ۸/۱۵ الف انند پورہ گوالمنڈی راولپنڈی۔

—— (۳) ——

حکیم محمد دین صاحب حیدرآباد دکن سے تحریر کرتے ہیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

سیدی! آج رات مندرجہ ذیل دو خواب نماز تہجد کے لئے اٹھنے سے پیشتر دیکھے:۔

(۱) دیکھا کہ میں سرائے نما مکان میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ جہاں بہت سے نواری پلنگ پڑے ہیں۔ ایک میرا بھی ہے جسے میں اپنے ہاتھ سے درست کر رہا ہوں۔ ایک طرف کچھ امراء بعض پلنگوں پر قیمتی بستر۔ توشکیں۔ گدّے وغیرہ ڈال رہے ہیں۔ اور کوئی کہہ رہا ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کے لئے ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے لئے فریفتہ ہیں۔ یا ایسا ہی کوئی فقرہ کہا۔ اتنے میں ایک طرف دو آدمیوں کو دیکھا کہ انہوں نے ہاتھ میں لمبے لمبے بانس لئے بھڑوں کو مارنا شروع کیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ ان سے فضا بھری ہوئی معلوم دیتی ہے۔ بعض تو موٹے موٹے بھڑ تھے جو عام قد سے کئی گنا بڑے تھے۔ ان کو وہ آدمی خاص طور پر نشانہ بنا رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ ان سے بچنے کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ میں ان سے بچتے ہوئے اپنے ٹھکانے کی طرف جا رہا ہوں۔ اور زبان سے پکار پکار کر یہ پڑھ رہا ہوں۔ "واذا بطشتم بطشتم جبّارین۔" یہ پڑھتے پڑھتے میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں اس دعا کی وجہ سے ان کے ضرر سے محفوظ ہوں۔ چنانچہ یہ پڑھ کر اپنا بچاؤ کرتے ہوئے بیدار ہو گیا۔

(۲) دوسرا خواب یہ دیکھا۔ کہ کسی بہت بڑے شہر میں ہوں۔ جس کی عمارتیں یوں معلوم ہوتا ہے۔ Skyscraper ہیں۔ اور اوپر پہاڑوں پر بھی بعض بڑی بڑی کئی منزلہ بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں۔ میں انہیں دیکھ کر کہہ رہا ہوں۔ کہ ایسی ہی عمارتوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "ینہدم ما یعمرون" ہے۔ اور سمجھتا ہوں کہ کسی وقت یہ سب پیوند خاک ہو جائیں گی۔ فقط والسلام حضور کا نہایت ادنیٰ غلام محتاج دعا خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد دکن۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

ذیل میں ہم تین حوالے پیش کرتے ہیں۔ جن کی روشنی میں حضرت خلیفہ اولؓ کی تقریر بعض محولہ پیغام صلح اور خواجہ صاحب کے خط کے ٹکڑے کا صحیح مفہوم سمجھ میں آ سکتا ہے:۔

نقل خط ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب:۔ حضرت اخی المکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سردست تو قادیان کے مشکلات کا سخت فکر ہے۔ خلیفہ صاحب کا تلون طبع بہت بڑھ گیا ہے۔ اور عنقریب ایک نوٹس شائع کرنے والے ہیں۔ جس سے اندیشہ بہت بڑے ابتلاء کا ہے۔ ...... اگر اس میں ذرہ بھی مخالف خلیفہ صاحب کی رائے سے ہو۔ تو برافروختہ ہو جاتے ہیں۔ ...... سب حالات عرض کئے گئے مگر ان کا جوش فرو نہ ہوا۔ اور ایک اشتہار جاری رکھنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ ...... آپ فرمائیں ہم اب کیا کر سکتے ہیں۔ ان کا منشا یہ ہے۔ کہ انجمن کالعدم ہو جائے۔ اور ان کی رائے سے ادنیٰ تخالف نہ ہو۔ مگر یہ وصیت کا منشا نہیں۔ اس میں یہی حکم ہے۔ کہ تم سب میرے بعد مل جل کر کام کرو۔ شیخ صاحب اور شاہ صاحب بعد سلام مسنون مضمون واحد ہے۔ خاکسار مرزا یعقوب بیگ ۹/۹ ۲۹ (منقول از آئینہ صداقت)

حضرت خلیفہ اولؓ بعض شیخ یعقوب علی صاحب کو تحریر فرماتے ہیں: "یہاں خطرناک مخالفت کا جلوہ ہے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر اور شیخ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب نے تو میرے سامنے اور سید محمد حسین صاحب نے تحریراً اور مولوی محمد علی صاحب نے سنتا ہوں گو ابھی میرے پاس ثبوت کے لئے کوئی ذریعہ نہیں کہا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اور کیا لکھوں۔ والسلام نورالدین ۲۳ رمضان شریف (مکتوب مورخہ ۲۷ از الفضل جلد ۲ عدد ۲۹ مورخہ ۲۳ر اگست ۱۹۱۴ء صفحہ ۱۲) دیکھو

حضور ایدہ اللہ سے والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار

پاکستان کے طول و عرض سے احمدی جماعتوں کی قراردادیں

دار النصر ربوہ

ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ محلہ دار النصر خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ ہم آخری دم تک خلافت کے ساتھ وفاداری دکھائیں گے۔ محمد ابراہیم کھاریاں صدر دار النصر ربوہ

اودے پور کٹیا (بھارت)

سیدنا و اماما حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جملہ افراد جماعت احمدیہ اودے پور کٹیا ضلع بہار نہایت سچے دل سے اقرار کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی برحق خلیفہ اور مصلح موعود ہیں۔ ہم سچے دل سے عہد کرتے ہیں کہ اپنے آخری سانسوں تک خلافت کی خدمت کریں گے۔ اور اپنے پیارے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود کے دامن سے تازندگی وابستہ رہیں گے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین خورشید احمد

مبلغ سلسلہ احمدیہ / احمدی اسٹیڈ کوبہادر گنج شاہجہانپور

چنیوٹ

ہم ممبران جماعت احمدیہ چنیوٹ خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ ہم آخری دم تک خلافت حقہ کے ساتھ اپنی پوری پوری وفاداری رکھیں گے۔ خواہ ہمیں اس مقصد کے لئے کتنی بھی مالی یا جانی قربانی ادا کرنی پڑے۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا یہ بیان "مدینہ والا معاہدہ" کے تحت اظہار وفاداری کے لئے تازندگی بطور سند قائم رہے گا۔

مرزا محمد شریف بیگ امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ معہ ۷۰ کس دستخط کنندگان

پینگاڈی (مالابار)

مؤرخہ ۱۰/۸/۵۶ کو بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ پینگاڈی (مالابار) کا ایک غیر معمولی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ہم بصمیم قلب یقین رکھتے ہیں کہ حضور ہی خلیفہ برحق اور مصلح موعود ہیں اور حضور کی خدمت میں ہم یہ پختہ عہد دہراتے ہیں کہ ہم حضور کے ہر حکم کے فرمانبردار ہیں اور رہیں گے اور اسی عہد اطاعت کے ساتھ جینا اور مرنا اپنی سعادت یقین رکھتے ہیں اور ہم بدل دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان منافقین کی شرارتوں سے حضور کو اور سلسلہ کو محفوظ رکھے۔ اور حضور کو لمبی عمر مع صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ پریذیڈنٹ

جماعت احمدیہ پینگاڈی (مالابار)

تونیکی

ہم آپ کو خلیفہ برحق مانتے ہیں اور مصلح موعود اور پسر موعود بھی سمجھتے ہیں اور ہم جملہ افراد دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور آپ کے ساتھ جو پیشگوئیاں وابستہ ہیں حضور کی مبارک عمر میں اور خلافت میں پوری فرمائے آمین۔ حضور کی قیادت پہ پورا پورا بھروسہ اور یقین محکم رکھتے ہیں۔ ہم جملہ افراد حضور کے ہر حکم پہ عمل کرنے کو تیار ہیں۔ (ہم خاکساران جملہ افراد انجمن احمدیہ تونیکی ضلع گوجرانوالہ)

سونگھڑہ (بھارت)

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا ایک غیر معمولی اجلاس مؤرخہ ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولوی سید حسام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ہم جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے تمام اراکین انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ مع اطفال و ناصرات حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضور کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور وابستہ رہیں گے۔

اے ہمارے پیارے آقا۔ ہماری دلی تمنا و دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پہ تادیر قائم رکھے اور حضور ہی کی زندگی میں احمدیت کی شاندار اور عظیم الشان ترقی ہمیں نصیب کرے۔ آمین

سید محمد موسیٰ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

(از مورخہ ۱۱/۷/۵۶ تا مورخہ ۲۱/۷/۵۶)

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ذیل میں چندہ امداد درویشان وغیرہ کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ یہ فہرست ۲۱ جولائی تک کی وصول شدہ رقوم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں امداد درویشاں کے چندہ کے علاوہ بعض رقوم قربانی اور صدقہ کی بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ اور ان کی مالی خدمت اور قربانی اور صدقہ کو قبول فرمائے اور انہیں دین کے رستہ میں مزید خدمت کی توفیق دے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد - انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۱۸/۸/۵۶

نمبر	نام	مد	رقم
۱	چوہدری محمد یوسف صاحب دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ	(صدقہ مساکین قادیان)	۳-۰-۰
۲	احمد حسن خانصاحب معرفت ڈاکٹر اقبال احمد خانصاحب مظفر گڑھ	(صدقہ برائے مستحق درویشاں)	۵-۰-۰
۳	قاضی محمد شفیع صاحب اچھرہ لاہور	(قربانی قادیان)	۲۵-۰-۰
۴	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی منجانب سید مبارک علی شاہ صاحب	"	۲۵-۰-۰
۵	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقی کراچی	"	۲۵-۰-۰
۶	فضل حق صاحب چاکول شاپ کراچی	"	۲۵-۰-۰
۷	شیخ فضل احمد صاحب و شیخ بشیر احمد صاحب پسران شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام ربوہ		۲۵-۰-۰
۸	بشریٰ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	(شکرانہ کامیابی ریفہ برائے درویشاں)	۱۰-۰-۰
۹	سعیدہ خاتون صاحبہ " "	(امداد درویشاں)	۵-۰-۰
۱۰	ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	"	۲-۰-۰
۱۱	زبیدہ احمد صاحب سرگودھا۔ حال ربوہ	"	۲-۰-۰
۱۲	اہلیہ صاحبہ ماسٹر خدا بخش صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا	"	۱-۰-۰
۱۳	سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر ربوہ	(قربانی قادیان)	۲۵-۰-۰
۱۴	ملک عبد المجید صاحب آٹومن سٹور ربوہ	"	۲۵-۰-۰
۱۵	مرزا منظور احمد صاحب گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد	(امداد درویشاں)	۳۵-۰-۰
۱۶	محترمہ قمر عطاء اللہ صاحبہ اہلیہ کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور	"	۱۵
۱۷	سید منصور احمد شاہ صاحب لیاقت آباد	(صدقہ عام)	۱۰-۳-۰
۱۸	عبد القادر صاحب بہاول نگر (قربانی قادیان منجانب والدین مرحوم)		۲۵-۰-۰
۱۹	عبد العزیز صاحب سٹی بنک مری منجانب اہلیہ صاحبہ	(قربانی قادیان)	۲۵-۰-۰
۲۰	محمد اسحٰق صاحب قریشی واہ	(قربانی قادیان منجانب والد مرحوم)	۲۵-۰-۰
۲۱	نذیر احمد صاحب کراچی منجانب اہلیہ صاحبہ	(صدقہ بکرا قادیان)	۲۵-۰-۰
۲۲	ظفر اللہ خانصاحب نوابشاہ سندھ	(قربانی قادیان)	۲۰-۰-۰
۲۳	محمد عبد اللہ صاحب احمدی سوہاوہ	"	۱۰-۰-۰
۲۴	اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ذیلدار ظفر آباد اسٹیٹ	(صدقہ برائے مستحق درویشاں)	۱۰-۰-۰
۲۵	سید اقبال احمد صاحب و سید ناصر احمد صاحبان پانچ پانچ روپے	(امداد درویشاں)	۱۰-۰-۰
۲۶	عبد الرحیم صاحب پراچہ منجانب اہلیہ صاحبہ از ملتان	(صدقہ برائے مستحق درویشاں)	۲۲-۰-۰
۲۷	قدسیہ بیگم صاحبہ معرفت چوہدری عبد الحمید صاحب سیمنٹ فیکٹری	"	۵-۰-۰
۲۸	علی شبیر صاحب احمدی بہاولنگر	(قربانی قادیان)	۵۰-۰-۰
۲۹	بخت بیگم صاحبہ اہلیہ میر نور احمد صاحب ورپام	(امداد درویشاں)	۳-۰-۰
۳۰	بشیر احمد صاحب باجوہ بہاولنگر	(قربانی قادیان)	۲۵-۰-۰
۳۱	شمیم لطیف صاحب مارٹن پور کراچی	"	۲۵-۰-۰
۳۲	زیب النساء بیگم صاحبہ سبز پال	"	۲۵-۰-۰
۳۳	چوہدری حبیب الرحمٰن صاحب لائلپور	"	۲۴-۱۰-۰
۳۴	چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ	"	۲۵
۳۵	بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم رتن باغ لاہور حال خیر لاج مری	"	۲۵-۰-۰
۳۶	چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال ربوہ	"	۲۵-۰-۰
۳۷	بیگم صاحبہ صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب لاہور	"	۲۵-۰-۰
۳۸	ڈاکٹر محمد مسعود صاحب ڈیوس روڈ لاہور	"	۲۶-۰-۰
۳۹	بیگم شیخ بشارت احمد صاحب منڈی بہاؤالدین گجرات	"	۲۵-۰-۰
۴۰	صادقہ ناصرہ صاحبہ لاہور	(صدقہ تامم خدمتی جھکڑ دیا گیا)	۵-۰-۰

مساجد ممالک بیرون و مقامی عہدہ داران جماعت

۱۹۵۲ء کی مجلس مشاورت میں حضرت اقدس نے تعمیر مساجد کا لائحہ عمل نمائندگان کے سامنے رکھا اور ہر طبقہ کے نمائندگان نے باری باری کھڑے ہو کر حضور کی خدمت عالی میں یہ عہد کیا کہ وہ اس پر عملدرامد کریں گے۔ اگر مقامی عہدہ داران اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کے مختلف احباب کا جائزہ لے کر ہر ایک وکیل۔ تاجر۔ ملازم۔ ڈاکٹر۔ صناع۔ زمیندار۔ مزارع سے اس چندہ کا مطالبہ کرتے تو کوئی وجہ ہی نہیں تھی کہ اس وقت تک ایک معتدبہ رقم اس فنڈ میں جمع نہ ہو چکی ہوتی

لائحہ عمل میں نہایت ہی آسان تجاویز کی گئی ہیں۔ جس پر عملدرآمد خوشی خوشی ہو سکتا ہے۔ لیکن صرف ہمت کر لینے کی ضرورت ہے۔ احباب متعلقہ اس امر کو مدنظر رکھ لیں کہ بقایا جات کی وصولی کا مطالبہ تو پھر کسی وقت کیا جائے گا۔ لیکن فی الحال ہمیں اس لائحہ عمل کو یکم مئی ۱۹۵۶ء سے پورے پورے عمل جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔

پس ہماری درخواست ہے کہ جناب امراء صاحبان اور سیکرٹریان مال صاحبان فوری توجہ اس طرف مبذول فرمائیں اور احباب سے وصولی کے لئے تگ و دو کریں۔ مناسب ہوگا کہ وہ اپنے ہاں کے مختلف احباب کی فہرستیں معہ پتہ جات کے تیار کر لیں اور ان کا بجٹ بنا لیں اور اپنے مخلصین کے ذریعہ وصولی کا انتظام فرمائیں۔ نیز اپنی مساعی جمیلہ سے مرکز کو واقف رکھیں۔ چندہ بھجواتے وقت انفرادی تفصیل بھی ارسال فرمایا کریں۔ تا وہ کھاتہ جات جو مرکز میں اصحاب متعلقہ کے رکھے جا رہے ہیں ان کی تکمیل کی جا سکے۔ ذیل میں آپ کی آسانی کے لئے لائحہ عمل کو اختصار سے درج کر دیا جاتا ہے۔

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافعہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیا

(۳) ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔
(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں
(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۴۸ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ۔ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع۔ مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار۔ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع۔ احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ میں دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح پر، شادی پر، بچے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیدیا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ربوہ کے خدام سے جو تعطیلات گرما باہر گذار رہے ہیں

ربوہ کی تعلیمی درسگاہوں کے بیشتر طلباء موسمی تعطیلات گذارنے کے لئے اپنے گھروں کو واپس گئے ہوئے ہیں۔ ان کی توجہ ایک ضروری امر کی طرف دلائی جاتی ہے۔ آپ سب اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ آپ اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے مرکز میں اس لئے بھجوائے جاتے ہیں تا مرکز کے بابرکت ماحول میں زندگی گذارنے کی وجہ سے یہاں کی گوناگوں برکات سے وافر حصہ پائیں اور آپ میں اپنے فرائض کو ذمہ داری اور سنجیدگی سے ادا کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔

سو برادران آپ اپنی چھٹیوں کے دوران میں اپنے ذہنوں میں یہ بات ہر وقت مستحضر رکھیں کہ آپ سب ایک لحاظ سے مرکز کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اور آپ کی جملہ حرکات و سکنات کا جائزہ لیا جا رہا ہوگا۔ کہ آپ کہاں تک مندرجہ بالا مقصد کے حصول میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور آپ میں کون سی نیک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔

نیز اس کے ساتھ ایک اور گذارش کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سب خدام الاحمدیہ کی مرکزی (۴)

یوم تحریک جدید پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز (از اخبار ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

"تحریک جدید کی طرف سے جماعت کو ہوشیار کرنے کے لئے اور دعا کرنے والوں کو یاد دلانے کے لئے یوم تحریک منایا جا رہا ہے۔ مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس دن کے لئے ایک پیغام جماعت کے نام دوں میں اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے چند سطور لکھوا رہا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پیغام خود آپ کے دل سے پیدا ہونا چاہئے۔ اگر آپ کا دل اس موقع پر کوئی پیغام نہیں دے رہا۔ تو میرا پیغام کچھ لوگوں کے لئے تو ضرور مفید ہو جائے گا۔ لیکن ان لوگوں کی اکثریت کے لئے مفید نہیں ہوگا جن کا دل اس موقع پر انہیں کوئی پیغام نہیں دے رہا۔

تحریک جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے اور تبلیغ اسلام و احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے کوئی معنی نہیں کہ احمدیت اسی کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ پس درحقیقت یہ پیشگوئی تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی۔ اور تحریک جدید کا قیام اس پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں بلکہ ۱۸۸۶ء سے بنتا ہے۔ یعنی ۴۸ سال پہلے سے خدا تعالےٰ اس کی بنیاد قائم کر چکا تھا۔ اور اگر گہرا غور کریں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ درحقیقت ۱۳۰۰ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا کہ لیظہرہٗ علی الدین کلہ کہ تا اسلام کو دنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے۔ اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے وہ آخری زمانہ یعنی مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے

پس تحریک جدید درحقیقت اس پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہے۔ اور ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے وہ لیظہرہٗ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا لیکن وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی۔

پس اے عزیزو!!! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہئے جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھلائے۔ بلکہ چاہئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو گی۔

(مرزا محمود احمد)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام ہر جماعت میں خطبہ میں پڑھ کر سنایا جائے۔ تا احباب ۳۰ ستمبر تک اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرنے کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

---

(۴) تنظیم کو بوجہ قریب سے دیکھنے کے اس کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں۔ لہذا آپ سے امید کی جاتی ہے کہ آپ اپنے ہاں کی متعلقہ مجالس کے خدام میں بھی اس کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے تا خدام الاحمدیہ میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ جائے۔ اور خدام الاحمدیہ کے مالی پہلو پر بہت زور دیں۔ تا سال رواں کے اختتام پذیر ہونے سے قبل جملہ بقایا جات صاف ہو جائیں۔ اور جملہ مجالس کے خدام اس آنے والے سالانہ اجتماع میں جبکہ سارے سال کی مساعی کا جائزہ لیا جائے گا۔ شمولیت کے لئے بشاشت قلبی محسوس کر سکیں۔ اس نیک مقصد کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ آپ سب کی کوششوں میں برکت دے اور ہر طرح آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

ولادت

آغا شمس الحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

اے۔ ایم لطیف ہیکل لاہور

نوائے پاکستان جھوٹی خبریں تراش کر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہا ہے

آجکل روزنامہ "نوائے پاکستان" لاہور اشتعال انگیزی کے لئے احمدیت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نسبت بالکل جھوٹی خبریں بنا کر نہایت نمایاں طور پر اپنے پہلے صفحہ پر شائع کر رہا ہے۔ چنانچہ الفضل مؤرخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۶ء میں حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک پرانی تقریر جو آپ نے جولائی ۱۹۱۳ء میں کی تھی — پیغامیوں کی تردید کے تعلق میں شائع ہوئی ہے۔ نوائے پاکستان نے اس تقریر کے متعلق حسب ذیل خبر تراشی ہے اور جلی عنوانات کے ساتھ مؤرخہ ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء کے پرچہ میں شائع کی ہے۔ ہم اس کو مع سرخیوں کے درج کرتے ہیں:۔

مرزا محمود کی طرف سے اپنے مخالفین کو قتل کی خطرناک دھمکیاں

"یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے" (مرزا محمود)

آنجہانی خلیفہ نور دین کے لڑکے عبدالمنان عمر کو انجمن احمدیہ کے تمام عہدوں سے برطرف کر دیا گیا

مرزا محمود کے خلاف غبن اور خیانت مجرمانہ کے سنگین الزامات

ربوہ ۱۷ اگست۔ نوائے پاکستان کے نمائندہ خصوصی مقیم ربوہ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود بالواسطہ طور پر اپنے مخالفین کو قتل کی دھمکی دے رہے ہیں، جس کے باعث "خلافت" کے امیدواروں اور ان کے حامیوں میں خوف و ہراس اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا محمود نے اپنے اخبار "الفضل" ربوہ کی ۱۱ اگست کی اشاعت میں ایک سابقہ تقریر کا اعادہ کرتے ہوئے مخالفین کو جنہیں وہ "مرتد اور منافق" قرار دے رہے ہیں، ان الفاظ میں ایک دھمکی دی ہے کہ "تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں، تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں، اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے، اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں۔ جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے"۔

یہ الفاظ جن کی بناء پر یہ خبر تراشی گئی ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کبھی نہیں کہے نہ اب نہ کسی سابقہ تقریر میں اور نہ انہوں نے اپنی کسی تقریر میں اب ان الفاظ کا اعادہ کیا ہے۔

نوائے پاکستان نے یہ خبر محض اشتعال انگیزی کے لئے اپنے فرضی نامہ نگار سے منسوب کر کے خود تراش کر شائع کی ہے۔

ہم حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ انہی لوگوں نے جھوٹی خبریں گھڑ کر اپنا اشتعال انگیزی کا کام پھر شروع کر دیا ہے۔ جنہوں نے پہلے پنجاب کو فسادات کی آگ میں جھونکا تھا۔ کیا ایسی صریح شر انگیز خبر تراشی کا کوئی علاج نہیں ہے۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی عبدالسلام صاحب ڈی۔ اے۔ سی۔ ایم۔ اے انتڑیوں میں رسولی یا کینسر کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جہاں عنقریب انکا اپریشن ہوگا۔ میں نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ مسیح پاک کی مبشر اولاد نیز حضور کے انفاس مسیحائی سے فیضیاب صحابہ کرام اور آپ کی پاک جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں۔ شافی مطلق اپنے فضل اور احسان کے ساتھ میرے بھائی کو کامل صحت اور تندرستی عطا فرمائے۔ اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالمنان ناہید

درخواستہائے دعا

(۱) خواجہ رحمت دفتری روزنامہ الفضل گزشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بخار مسلسل چل رہا ہے اور ابھی تک اترا نہیں احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ نذیر احمد ربوہ)

(۲) مکرم حکیم محمد عبدالعزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

محمد لطیف ربوہ

اعلان نکاح

مؤرخہ ۴ اگست ۱۹۵۶ء کو میر اللہ بخش صاحب تسنیم امیر جماعت راہوالی نے عزیزم محمد معین قیصر بیٹی ملد ڈاکٹر حبیب اللہ خاں ابو حنیفی کا نکاح عزیزہ مغفرت محمودہ بنت ماسٹر نور حسین صاحب راجپوت کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔ آمین

خاکسار نور حسین ٹیلر ماسٹر گکھڑ منڈی گوجرانوالہ

پاکستان کی طرف سے سویز کے امریکی منصوبے میں ترمیم کرانے کی کوششیں

ترکیہ ایران، انڈونیشیا، لنکا، حبشہ اور پاکستان مشترکہ موقف اختیار کریں گے!

لندن ۱۷ اگست۔ وزیر خارجہ امریکہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس نے کل سویز کانفرنس میں ایک اعلان کا مسودہ پیش کیا ہے جس میں نہر سویز پر بین الاقوامی کنٹرول کی تجویز پیش کی گئی ہے دریں اثناء پاکستانی وفد ترکیہ اور ایران کے تعاون سے مغربی طاقتوں کے منصوبے میں ایسی ترمیم کی کوشش کر رہا ... کا راستہ ہموار ہو سکے گا۔

کل سویز کانفرنس کا اجلاس پینتالیس منٹ دیر سے شروع ہوا۔ کیونکہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ اعلان کے مسودے میں مجوزہ ترامیم کے متعلق آپس میں صلاح مشورہ کرنے میں مصروف تھے۔ کانفرنس کا اجلاس دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد آج تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

سویز کانفرنس میں شرکت کرنے والے بائیس میں سے آٹھ ملکوں کے نمائندے کل دن بھر نجی ملاقاتوں میں ترمیموں کے متعلق ایک دوسرے کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے روس اور بھارت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ تنازعہ سویز کے تصفیے کے لئے اپنے علیحدہ منصوبے پیش کریں گے۔ مصری ذرائع کی اطلاع کے مطابق کرنل ناصر بھارتی منصوبے کے حق میں ہیں۔ کرنل ناصر کے چیف پولیٹیکل سیکرٹری ونگ کمانڈر علی صابری نے کل بھارتی مندوب مسٹر کرشنا مینن سے دوبار ملاقات کی۔

پاکستان، ترکیہ اور ایران

پاکستان ترکیہ اور ایران کے نمائندے کل برابر اس کوشش میں مصروف رہے کہ سویز کی بات چیت میں مصر کو بھی حصہ لینے پر آمادہ کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے تینوں ملکوں نے ایک مشترکہ منصوبہ تیار کیا ہے۔ جس کے ذریعے مسٹر ڈلس کی تجاویز میں بعض اہم ترمیمیں پیش کی گئی ہیں۔ اس منصوبے ہے جس کی بنیاد پر مصر سے بات چیت ہو۔ ترکیہ نے دو ترامیم پیش کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ مسٹر ڈلس نے نہر کا انتظام سنبھالنے کے لئے بین الاقوامی بورڈ کے قیام کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس میں سے "بین الاقوامی تصرف میں لینے" کے الفاظ حذف کر دئے جائیں۔ دوسری ترمیم یہ ہے کہ مسٹر ڈلس کی تجاویز میں سے "معاوضے کی ادائیگی" کا حوالہ خارج کر دیا جائے۔

لیڈر (بقیہ ص۵)

۱۹۱۳ء کی ایک تحریر

فرمایا:۔

"آجکل ٹریکٹوں اور لاہور پیغام جنگ نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اس لئے کسی آدمی کا روپیہ کے لئے بھیجنا اور وہ بھی نور الدینؓ کی طرف سے پسندیدہ نہیں"۔

نور الدین ۲۱ نومبر ۱۳ء

(الفضل جلد ۲ ۲۳ ص۸)

ضرورت رشتہ

دو نوجوان۔ خوبصورت۔ صحت مند برسر روزگار لڑکوں کے لئے اچھی قبول صورت تعلیم یافتہ باسلیقہ شعار۔ امور خانہ داری سے واقف سولہ اٹھارہ سالہ شریف خاندان لڑکیوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات "آر معرفت نظارت امور عامہ" کے پتہ پر ضروری تفاصیل وغیرہ کے لئے خط و کتابت فرمائیں

صحیح النسب سید یا قریشی خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

ایک کوٹھی قابل فروخت

ربوہ کے مرکزی محلہ دار الصدر غربی میں ایک کوٹھی جو ۲ کنال رقبہ میں نہایت عمدہ عمارتی سامان سے تعمیر کی گئی ہے قابل فروخت ہے۔ پانچ رہائشی کمرے۔ پانچ باتھ روم اور تین ڈرائنگ روم علاوہ سٹور باورچی خانہ برآمدہ وغیرہ۔

محل وقوع ایک چوک پر ہے۔ کوٹھی کی دو جانب ساٹھ ساٹھ فٹ کی سڑکیں ہیں۔ اس جگہ پانی میٹھا ہے۔ جو دوست کوٹھی خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ قیمت کے بارہ میں بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ ذیل کے پتہ پر فیصلہ فرمائیں۔

ع۔ ح معرفت ناظر امور عامہ ربوہ